برصغیر پاک و ہند کے مشاہیر اہل علم اور زعماء کی آراء

شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ

اس قدر قلیل مدت میں ترقی مقبولیتِ خداوندی کی دلیل ہے۔ حق تعالیٰ اس ادارہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور اس کے علمی فیوضات و برکات کو ہمیشہ جاری رکھے۔

شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ

"جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو چیلنج" کے عنوان سے فرمایا۔ پاکستان کی گیارہ سالہ زندگی میں جو خدمات ایک عالم حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے انجام دی ہیں، کیا آپ سب نے مل کر جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ اتنی کی ہیں؟ کیا پاکستان میں اسلام کے حفظ و بقا کے سلسلہ میں علماء کرام کا سر بلند نہیں ہے

فخر الاماثل حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک دیوبند ثانی ہے۔ اس جامعہ کے بادیانت نظم کی روح حضرت مولانا عبدالحق صاحب دام ظلہ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ ان کا دیکھ لینا جامعہ حقانیہ کی حقانیت کو دیکھ لینا ہے۔ الحمدللہ کہ سلف صالحین کا علمی ترکہ یہاں پوری طرح سے محفوظ ہے۔ یہ اس علاقہ کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اس میں مولانا جیسی شخصیت اور جامعہ حقانیہ جیسی درسگاہ موجود ہے۔ طلبہ کا بحمداللہ رجوع ہے۔ اور سب پر دین کے اثرات اور خشیت اللہ کا رنگ نمایاں طریق پر محسوس ہوتا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ

مژدہ عافیت اور مدرسہ کے احوال سے مسرت ہوئی، حق تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے۔ اور کارکنوں میں زیادہ سے زیادہ اخلاص عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی امیر التبلیغ

آج مدرسہ میں حاضری ہوئی۔ معلمین، متعلمین و منتظمین سے ملاقات ہو کر خوشی ہوئی، حق تعالیٰ شانہ ان حضرات کو علومِ نبویہ ﷺ کے عمومی و خصوصی فیضان کا ذریعہ بنا کر دارین کی ترقیات نصیب فرمائے۔

حضرت مولانا نجم الدین اصلاحی دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم حقانیہ پاکستان کا جامع ازہر ہے، مولانا عبدالحق مدظلہ اس کے مہتمم تقسیم ہند تک متواتر سات سال دارالعلوم دیوبند میں اونچی کتابوں کے مدرس رہ چکے ہیں۔ حضرت شیخ مدنی قدس سرہ العزیز سے خصوصی نسبت کے باوجود تلمذ و ارادت کا رشتہ بھی ۱۹۴۲ء سے ۱۹۵۲ء تک قائم رہا۔ بدیں وجہ حضرت شیخ کا تعلق دارالعلوم حقانیہ سے بڑھتا رہا، اور دعائیں شامل حال رہیں جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت ہی تھوڑی مدت میں تقریباً چار سو علماء فیضیاب ہو کر اپنے فرائض منصبی میں مصروف ہیں۔ اور آٹھ سو طلباء دارالعلوم حقانیہ سے ہر سال مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

ہر وہ درسگاہ یا وہ شخص جس کا تعلق کچھ بھی ہمارے حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تھا یا ہے۔ یہ اس بات کی ضمانت ہے، کہ انشاء اللہ اس کبریت احمر بزرگ کی نسبت اور دعائیں حتیٰ کہ ادنیٰ توجہ بھی مثمر برکات ہو کر رہیں گی دارالعلوم کو میں مبارک باد دیتا ہوں۔ کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں رنگ لائیں گی۔ دارالعلوم ترقی کرے گا۔ مولانا عبدالحق صاحب کی خدمات دارالعلوم کے لئے بڑا ہی علمی وزن رکھتی ہیں۔ ہم دارالعلوم کے لئے دست بدعا ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی خلف الرشید شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہ

دارالعلوم حقانیہ سے ہمارے حضرت مدنی قدس سرہ کا خاص تعلق تھا۔ یہ تمام مدنی حضرات جو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث میں میرے چاروں طرف بیٹھے ہیں۔ یہ ہمارے حضرت مدنی قدس سرہ کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو قائم و دائم رکھے۔

مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھنو

اس سرزمین سے جس میں یہ دارالعلوم واقع ہے۔ ایک وقیع اور عزیز تاریخ اور بڑی یادگار روایات وابستہ ہیں۔ یہ وہ سرزمین ہے جس پر مسلمانوں کی نئی تاریخ لکھی جانے والی تھی۔ مگر وہ نامکمل رہ گئی اور اسی کے ساتھ گویا اسلام اور مسلمانوں کی نشاۃ الثانیہ کی تاریخ کا ورق الٹ گیا۔

سید احمد شہیدؒ نے اکوڑہ خٹک کی سرزمین سے جہاد کا آغاز کیا تھا۔ راہ خدا میں بہنے والا مقدس خون صدیوں بعد دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں رنگ لایا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کا قیام ایک فال نیک ہے۔ اس میں شہیدوں اور مخلصوں کی جان فشانیوں کی برکت ہے۔ میرے ذہن میں دارالعلوم کا جو نقشہ اور تصور تھا، میں نے اس کو اس سے کہیں بہتر اور وسیع تر پایا۔ اس کو دیکھ کر امید پیدا ہوتی ہے۔ کہ یہ صوبہ سرحد کا مرکزی دارالعلوم اور ایک عظیم جامعہ اسلامیہ ثابت ہوگا۔ خوش قسمتی سے اس کو حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی سرپرستی اور ان کی دعا اور توجہ حاصل ہے۔

قاضی سجاد حسین صدر مدرس فتحپوری دہلی

حق تعالیٰ مولانا عبدالحق صاحب کی ذات گرامی کو اچھائی کا ضامن بنائے اور مدرسہ کو دین کے فروغ کا سبب بنائے اور یہ علمی درسگاہ اس خطہ کے لئے شمع ہدایت ثابت ہو۔

حضرت مولانا محمد میاں دہلوی

تشنہ لبوں کو علم مولیٰ کے آب حیات سے سرشار کرے۔

حضرت مولانا مفتی محمود قائد جمعیت علماء اسلام

دارالعلوم حقانیہ کو بجا طور پر پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کی نیابت کا مقام حاصل ہے۔ اس سے علوم عربیہ کی حفاظت کی بجا طور پر امید کی جاسکتی ہے۔ اس دارالعلوم سے علوم عربیہ کا مستقبل روشن ہوتا نظر آرہا ہے۔ اس کی جدید تعمیر اور اس کی مادی و روحانی ترقی کے بعد ہر صائب الرائے شخص یقیناً یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہے کہ دارالعلوم پاکستان میں ہدایت اور حفاظت علوم کا روشن مینار ہے۔

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی

مدرسہ کو اکابر علماء دیوبند کی یادگار سمجھتا ہوں، مہتمم صاحب فقیر کے مخلص دوست مولانا مولوی عبدالحق صاحب کلام الٰہی کے فدائی اور حدیث خاتم الانبیاء کے شیدائی، شب و روز مدرسہ کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کے اخلاص کی وجہ سے مدرسہ میں دینی تعلیم بہترین طریق پر ہو رہی ہے مدرسین بھی مخلص اور محنتی ہیں۔ اس وجہ سے دینی شوق دوسرے مدارس کے طلباء سے بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مفتی اعظم پاکستان

اس چھوٹے سے قصبہ میں ایسا دارالعلوم جو آج مغربی پاکستان کیلئے ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کا انعام اور مولانا موصوف کے اخلاص و مقبولیت کی کھلی نشانی ہے۔ دل سے دعا ہے اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کو دن دونی رات چوگنی ترقیات ظاہرہ و باطنہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا شمس الحق افغانی شیخ التفسیر جامعہ بہاولپور

دارالعلوم میں طلبہ کی کثرت تعداد، تعلیم و تربیت کے حسن انتظام صفائی وغیرہ کے لحاظ سے فقید المثال ہے۔ جدید عمارت سے اسلامی شان ٹپکتی ہے اس کی افتتاحی تقریب اس امر کا ثبوت ہے کہ مسلمانان پاکستان اسلام کو زندہ رکھنے کا عزم مصمم کرچکے ہیں۔ اور دین کے حفظ و بقا کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

حضرت مولانا خان محمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ

فقیر دعا کرتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ دارالعلوم حقانیہ کو صحیح معنوں میں دارالعلوم دیوبند کا متبادل بنائے اور آپ حضرات کے بیش قیمت اخلاص میں مزید برکت عطا فرمائے۔

بطل حریت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

دارالعلوم حقانیہ ایک جامع اور عظیم اسلامی درسگاہ ہے، جس نے سرحدی ممالک میں مدارس کے لیے شاہراہ بنادی ہے، اس کے قیام کے بعد اس کے فضلاءً اور متوسلین نے ملک میں تقریباً اسی عربی مدارس کا اجراء کرکے ملک کو قرآن و حدیث سے سیراب کررہے ہیں۔ اہل ملک دارالعلوم حقانیہ کے ارباب و بست و کشاد اور خاص کر مولانا عبدالحق صاحب کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے درس علوم کے فرض کفایہ کو بوجوہ اتم ادا فرمایا۔

حضرت مولانا عبدالحنان قدس سرہ راولپنڈی

میرا تو دارالعلوم سے نہ صرف قلبی تعلق ہے۔ بلکہ جسم کا رواں رواں دارالعلوم کی ترقیات اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کی بقاء اور دارالعلوم کے لئے ہمیشہ سایہ گستر ہونے کی دعا کرتا ہے۔

حضرت مولانا قاری محمد امین مہتمم جامعہ عثمانیہ راولپنڈی

دارالعلوم حقانیہ علوم اسلامیہ کی اشاعت و ترویج میں قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ مخیر حضرات کو اس کی بقا اور اس کے فیض کو جاری ساری رکھنے کے لیے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے۔

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب لاہور

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جہاں جہاں ہمارے اکابر بیٹھ گئے جنگل میں منگل بنادیا۔ ایک مرتبہ قاری محمد طیب صاحب نے فرمایا تھا "اس فضا دارالعلوم حقانیہ اسے، اس ہوا سے مجھے دیوبند کی بو آتی ہے۔ یہ بھی دیوبند کا بقیہ اور نمونہ ہے۔" اور ایک فقرہ سابق سفیر افغانستان کا نقل کرتا ہوں۔

"ہندوستانیوں اور افغانیوں کے لئے حجاز اور خانہ کعبہ قبلۂ عبادت ہے مگر دیوبند قبلۂ علمی ہے۔ اور دارالعلوم حقانیہ میرے لئے قبلۂ علمی کی حیثیت رکھتا ہے۔"

شیخ مدنی رح کو جو عقیدت مولانا عبدالحق صاحب کے ساتھ تھی زبان کو یارا نہیں کہ بیان کر سکے۔ حضرت لاہوری رح اکثر مجلس ذکر اور درس میں اس مدرسے کا ذکر کیا کرتے تھے ؎

قدرِ زر زرگر بداند قدرِ جوہر جوہری ۔ ہم کیا جانیں ۔ دلی را ولی می شناسد

حضرت مولانا خیر محمد خلیفہ مجاز حضرت تھانوی و حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

یہ دارالعلوم اس علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی تعلیم اور انتظامی شان سے دور ماضی یاد آتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کی مثالی حیثیت نظر آتی ہے۔ انشاء اللہ یہ دارالعلوم اپنی مثال آپ ہوگا۔

شیخ القرآن مولانا غلام خان راولپنڈی

مغربی پاکستان کے مدارس اسلامیہ میں سب سے پہلا مدرسہ دیکھا جس میں طلباکرام کی اتنی کثرت ہو اور اکابرین علماء دیوبند کی نہج پر کام دیکھا ہے۔ یہ ترقی حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور کارکنان کے اخلاصِ نیت کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ اسے زائد سے زائد ترقی عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد عبدالمالک صدیقی خانیوال

اللہ کریم خدام مہمانخانہ سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم کو دین و دنیا میں انتہائی کامیابیوں کا مالک و اہل بنائے اور مزید ترقیات حضرات دارالعلوم کے لئے ایزد تعالیٰ خادمان دارالعلوم کو مع اخلاص نصیب فرمائے۔ بطفیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی کراچی

تاریخ میں دارالعلوم حقانیہ کے کارنامے اور اس کی دینی و تبلیغی خدمات سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔

حضرت پیر مانکی شریف

دارالعلوم حقانیہ کا قیام دین کی شمع روشن رکھنے کا بے مثال کام ہے

پیر صاحب دیول شریف

دارالعلوم حقانیہ کے قیام پر صد ہا تحسین و تبریک پیش کرتا ہوں۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کراچی

تدریس و تعلیم اور دوسرے کوائف کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ بڑی خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اور ہم کو اپنے دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کراچی

دارالعلوم حقانیہ میں دور دراز کے طلبہ دیکھنے سے قلبی مسرت ہوئی۔

جناب پروفیسر غفور احمد صاحب

دارالعلوم حقانیہ کے انتظام اور علم کی خدمت سے بہت متاثر ہوا۔

جناب مولانا کوثر نیازی صاحب

دارالعلوم حقانیہ پاکستان میں وہ حیثیت حاصل کرے گا جو برصغیر میں دیوبند کی ہے۔

جناب اے کے بروہی صاحب

یہاں حاضری زندگی کا تاریخی دن اور مدتوں کی آرزوؤں کی تکمیل ہے۔

جناب چوہدری ظہور الٰہی صاحب

اس شمع ہدایت و علم میں حاضری باعث سعادت دارین ہے۔

جناب خان عبدالولی خان صاحب

دیوبند کی روایات اور مولانا حسین احمد مدنی باعمل عالم کا کردار ہے

ایئر مارشل جناب اصغر خان صاحب

میرے اور میرے رفقا کے لئے حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی ملاقات باعث مسرت اور افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو صحت عطا فرمائے۔

جناب میر علی احمد تالپور سابق وزیر دفاع

مدرسہ عالیہ کی عظیم الشان عمارت اور طلبا کی رہائش کا ایک عظیم منصوبہ دیکھا جو دین حق کی سربلندی کے لیے جاری ہے۔ میں اپنی زندگی کے وہ ایام بہترین ایام سمجھتا ہوں جب میں مجلس ملی (قومی اسمبلی) میں مولانا عبدالحق صاحب کی رہنمائی میں ایک غاصبانہ قوت کا مقابلہ کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ جاریہ کو قائم دائم رکھے۔

بنگلہ دیش کے علماء کی آراء

مولانا عبدالمتین صاحب بھولباڑی سلہٹ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم کا مدرسہ دیکھنے کے بعد بلا کسی افراط و تفریط کے عرض ہے کہ یہاں سے دارالعلوم دیوبند کی خوشبو مہک رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس علمی خوشبو کو ساری دنیا میں پھیلائے۔

مولانا عبدالحمید خان صاحب بھاشانی

یہاں کا عظیم کام دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ اگر کام کرنے والے دیانتدار حضرات مل جائیں تو قوم زندہ ہے، اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ اتنا عظیم کام اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب پر قوم کا اعتماد ہے۔ شیخ الاسلام مدنی مرحوم اپنے وقت میں تمام عالم کے سب سے بڑے مجاہد اور سب سے بڑے عابد تھے۔ ان کے شاگردوں نے جہاں بھی قدم رکھا وہاں دین اور علم دین کی ایک دنیا بسا دی۔

جناب پیر محسن الدین صاحب

ہر محکمہ میں نہائت انتظام اور تعلیم کے ساتھ روحانی قدر و قیمت دیکھنے میں آئی۔

ابوالکلام محمد یوسف صاحب کھلنا

دارالعلوم حقانیہ میں حاضری کی شرافت حاصل ہوئی۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد دینی تعلیم کے میدان میں جو خلاء پیدا ہوا تھا دارالعلوم نے اسے ایک حد تک پورا کردیا۔ یہ مولانا عبدالحق صاحب کی صدق نیت اور مساعی جمیلہ کا ایک واضح نمونہ ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کا ارشاد

قیام دارالعلوم سے ہمارے ارادے یہ تھے کہ دارالعلوم حقانیہ اپنے پیش رو دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر چلے خداوند کریم کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اکابر کی اتباع کا شرف تکوینی اور غیر اختیاری امور میں بھی دیدیا۔ الحمدللہ الحمدللہ، جس غرض کے لیے دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جہاد افغانستان کی صورت میں زندگی میں اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ لیا۔

(صحبتے با اہل حق)

فوری ضرورت کی جدید منصوبہ بندی اور تعمیر نو

دارالعلوم حقانیہ کے ہر شعبہ میں روزافزوں ترقی، طلبہ کے ہجوم، مختلف شعبہ جات میں تنوع اور وسعتوں کے پیش نظر گذشتہ کئی سالوں سے جدید تعمیرات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور اب اس کی ضرورت میں مزید شدت بڑھتی جارہی ہے چنانچہ اس وقت دارالعلوم کو فوری ضرورت کے پیش نظر جدید اور وسیع کمروں پر مشتمل دارالتدریس، ہزار افراد پر مشتمل جدید ہاسٹل، آڈیٹوریم، لیکچرہال، ایک وسیع امتحان ہال جس میں ڈیڑھ دو ہزار طلبہ بیک وقت امتحان دے سکیں۔ جدید اور وسیع دارالحدیث اور دارالتفسیر جدید سہولتوں پر مشتمل ۵۰ مکانات کا دارالمدرسین، دارالطعام وسیع اور شاندار کتب خانہ، جدید طرز کا دارالاہتمام دارالاضیاف، انتظامی بلاک، دارالتصنیف، تمام نظام کو کنٹرول کرنے اور کتابت و اشاعت کے کام کو مزید آگے بڑھانے کے لیے کمپیوٹر سسٹم پر مشتمل عظیم منصوبہ اور اس نوعیت کے دیگر فوری ضرورت پر مشتمل متعدد منصوبے اسباب اور وسائل کی کمی کی وجہ سے تشنہ تکمیل ہیں۔ تاہم اکتوبر ۱۹۹۲ء میں مدرسۃ البنات کی کئی منزلہ عمارت اور جدید ہاسٹل کی تعمیر کا آغاز کردیا گیا ہے۔ قارئین سے اس وسیع منصوبہ بندی اور تعمیری کام کی تکمیل کے لیے خصوصیت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔